

215

آیات نمبر 43 تا 49 میں بادشاہ کے ایک خواب کا ذکر اور اس کی تعبیر کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کا قید خانہ سے طلب کیا جانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب کی صحیح تعبیر بتانا،

وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ
سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ اور ایک دن بادشاہ نے دربار کے لوگوں
سے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں
کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک ہیں یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ
رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ اے دربار والو! اگر تم خوابوں کی تعبیر کا
علم جانتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا
نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ درباریوں نے کہا کہ یہ تو محض پریشان
خیالات ہیں اور ہم اس قسم کے خوابوں کی تعبیر سے واقف نہیں ﴿۴۴﴾ وَ قَالَ الَّذِیْ
نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور ان
دونوں قیدیوں میں سے رہائی پانے والے کو ایک مدت کے بعد یوسف اور ان کی کہی
ہوئی بات یاد آ گئی، سو وہ فوراً بولا کہ اگر تم مجھے قید خانہ تک جانے کی اجازت دو تو میں
تمہیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ
یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ پھر قید خانے میں جا کر اس
نے کہا کہ اے یوسف! تم انتہائی سچے شخص ہو ہمیں اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات

موٹی گایوں کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات خشک،
تاکہ میں واپس جاکر دربار میں بتاؤں اور انہیں بھی تمہارے بارے میں علم ہو جائے
٤٦ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم لوگ
اگلے سات سال بدستور کھیتی باڑی کرتے رہو گے فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ
سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ پس میری نصیحت ہے کہ جب فصل کاٹنے کا
وقت آیا کرے تو جو کچھ کاٹو اسے اس کی بالیوں ہی میں لگا رہنے دو سوائے تھوڑی سی
مقدار کے جو تمہاری خوراک کے لئے ضروری ہو ٤٧ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر اس کے
بعد خشک سالی کے سات سخت سال آئیں گے کہ جو غلہ تم نے پہلے سے اس عرصے
کے لئے جمع کیا ہو گا وہ سب کھا جائیں گے، بس وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم محفوظ کر
لو گے ٤٨ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ
پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا کہ لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی اور خوب
بارش ہو گی اور اس سال میں لوگ پھلوں کا رس نچوڑیں گے ٤٩ ع طویل مدت کی پلاننگ
دور حاضر کی اختراع سمجھی جاتی ہے لیکن اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام نے آج سے
ہزاروں سال پہلے کم و بیش اگلے چودہ سال کی پلاننگ کا خاکہ پیش کیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا
گیا۔ پلاننگ اللہ پر توکل کے خلاف نہیں۔ توکل کا مطلب ہے کہ انسان اپنی عقل و فہم کے مطابق
ہر تدبیر اختیار کرے، پھر نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔ رکوع[٦]